4814CH05

ہاکی اور ہاکی کا جادوگر

فٹ بال، والی بال اور کرکٹ کی طرح ہاکی بھی میدانی آوٹ ڈور کھیل ہے۔ کہتے ہیں کہ قدیم یونان اور ایران میں ہاکی سے ملتا جلتا ایک کھیل کھیلا جاتا تھا۔ میکسیکو میں پڑوسی قبیلے دوستانہ ماحول میں ایک دوسرے کو اس کھیل کی دعوت دیتے۔ کھیل طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک چلتا تھا۔ گول کئی میل کے فاصلے پر ہوتے اور ہر ٹیم میں تقریباً ایک ہزار کھلاڑی ہوتے تھے۔ کھیل اتنے جنگلی انداز میں کھیلا جاتا کہ کبھی کبھی کھلاڑیوں کے سر پھٹ جاتے اور ہاتھ پاؤں تک ٹوٹ جاتے تھے۔

صدیوں بعد ہاکی کا کھیل فرانس میں ہاکٹ(HOQUET) کے نام سے شروع ہوا۔ پندرھویں صدی عیسوی میں یہ رودبارِ انگلستان پار کر کے انگلستان (انگلینڈ) پہنچ گیا۔ وہاں اس کا نام 'ہاکی' رکھا گیا۔ انگلینڈ ہی میں اس

کھیل کے ضابطے بنائے گئے۔ اسکول کے لڑکے جنگلوں سے چھڑیاں کاٹتے اور ان کو موڑ کر گیندوں سے ہاکی کھیلتے۔ ابتدا میں کھلاڑیوں کی کوئی تعداد مقرر نہ تھی۔ بعد میں ایک ٹیم کے لیے گیارہ کھلاڑیوں کی تعداد طے کر دی گئی۔ ہاکی کا میدان سو گز (91 میٹر) لمبا اور ساٹھ گز (54 میٹر) چوڑا ہوتا ہے۔ امریکہ اور کناڈا وغیرہ میں میدانی ہاکی (فیلڈ ہاکی) کے علاوہ بند اسٹیڈیم میں برف پر ہاکی (آئس ہاکی) بھی کھیلی جاتی ہے۔

ہندوستان میں ہاکی کا کھیل انگریزوں کے ذریعے پہنچا۔ 1885 میں ملک کا پہلا ہاکی کلب کلکتہ میں قائم ہوا۔ ہندستان نے پہلی دفعہ

© NCERT not to be republished

1928 کے اولمپک کھیلوں میں ہالینڈ کو فائنل میں ہرا کر ہاکی میں طلائی تمغہ حاصل کیا۔ اس کے بعد کے تقریباً چالیس سال تک ہندوستانی ٹیم ہاکی کے کھیل میں ساری دنیا پر چھائی رہی۔

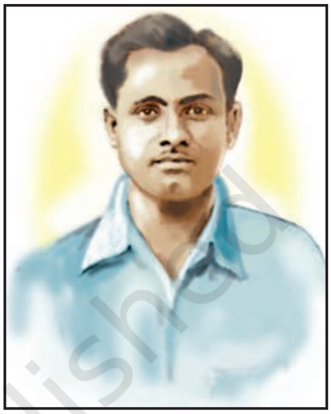

ہندستانی ہاکی کی تاریخ میجر دھیان چند کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی۔ وہ الہ آباد کے ایک راجپوت خاندان میں 29 اگست 1905 کو پیدا ہوئے۔ سولہ سال کی عمر میں فوج میں معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہوئے اور میجر کے عہدے تک ترقی کی۔ وہ فوج کے ایک افسر کی نگرانی میں ہاکی کھیلنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے ایک عظیم کھلاڑی بن گئے۔

ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے جب پہلی بار اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا تو فائنل میں ہندوستان اور ہالینڈ کا مقابلہ تھا۔ دھیان چند اور ٹیم کے دوسرے ساتھی اچانک بیمار ہو گئے۔ کپتان بھی اس وقت موجود نہیں تھے۔ ٹیم کے مینیجر نے ''کرو یا مرو'' کا نعرہ دیا۔ دھیان چند کو تیز بخار تھا لیکن انھوں نے سوچا کہ میں تو فوجی ہوں اور ایک فوجی کو دلیری کے ساتھ جنگ میں جانا ہی چاہیے۔ چنانچہ ہندوستانی ٹیم تمام طاقت بٹور کر میدان میں کود پڑی۔

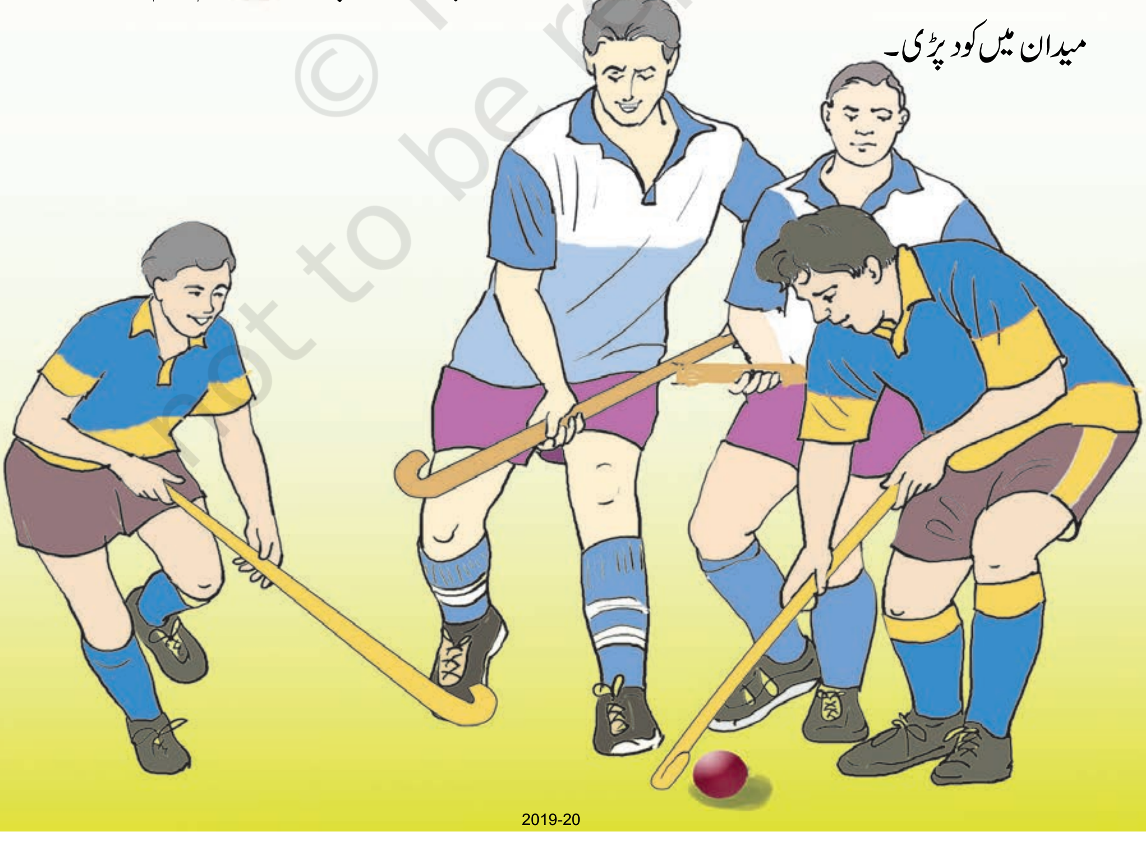

© NCERT not to be republished

اس میچ میں ہندوستان نے ہالینڈ کو تین گول سے ہرایا، جن میں سے دو گول دھیان چند نے کیے تھے۔ 1936 کے برلن اولمپک مقابلوں میں دھیان چند کو ہندستان کی ہاکی ٹیم کا کپتان چنا گیا۔ فائنل مقابلہ ہندستان اور جرمنی کی ٹیموں کے درمیان تھا۔ یہ مقابلہ بڑا سخت ثابت ہوا۔ میچ کے درمیان گیند ہر وقت دھیان چند کی ہاکی اسٹک کے ساتھ چپکی رہتی تھی۔ گیند کو اپنے قابو میں رکھنے کے اس عجیب طریقے کو دیکھ کر تماشائی حیران رہ گئے۔ مقابلے کا انتظار کرنے والے کچھ لوگوں کو یہ شک ہونے لگا کہ کہیں دھیان چند کی اسٹک میں کوئی ایسی چیز تو نہیں لگی ہے جو گیند کو اپنی جانب کھینچے رہتی ہے۔ چنانچہ دھیان چند کو دوسری اسٹک سے کھیلنے کے لیے کہا گیا۔ دوسری اسٹک سے بھی دھیان چند نے دھڑا دھڑ گولوں کا تانتا باندھ دیا۔ اب جرمن حکام کو یقین ہو گیا کہ جادو اسٹک کا نہیں، بلکہ دھیان چند کی لچک دار اور مضبوط کلائیوں کا ہے۔ وہاں کے تماشائیوں نے اسی وقت سے دھیان چند کو 'ہاکی کا جادوگر' کہنا شروع کر دیا۔ اس اولمپک میں ہندستانی ٹیم نے کل اڑتیس 38 گول کیے جن میں سے گیارہ اکیلے دھیان چند ہی نے کیے تھے۔

ساری دنیا میں مشہور ہونے کے بعد بھی دھیان چند میں کبھی بھی غرور پیدا نہیں ہوا۔ وہ کہتے تھے: ''ہاکی کے میدان میں جو تھوڑی بہت خدمت مجھ سے ہو سکی ہے اس کا سبب ہے میرے ملک کے باشندوں کی مجھ سے محبت۔''

میجر دھیان چند نوجوان کھلاڑیوں سے ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ ذاتی شہرت یا نام کے لیے نہیں بلکہ پوری ٹیم کو یک جان ہو کر کھیلنا چاہیے، تا کہ ملک کا نام روشن ہو۔

ہاکی کے جادوگر کا انتقال دلّی میں 3 دسمبر 1979 کو ہوا۔

(ادارہ)

معنی یاد کیجیے

قدیم	:	پرانا
قبیلہ	:	مشترکہ نسلی خصوصیت رکھنے والا گروہ
طلوعِ آفتاب	:	سورج نکلنا

© NCERT not to be republished

غروب آفتاب	:	سورج ڈوبنا
رود بارِ انگلستان	:	انگلش چینل (انگلینڈ اور فرانس کے درمیان کا سمندری راستہ)
ضابطہ	:	قاعدہ، قانون
مقرر	:	طے کیا ہوا
اسٹیڈیم	:	کھیل کھیلنے کا وہ میدان جس میں کھیل دیکھنے والوں کا بھی انتظام ہو
کھلبلی	:	ہلچل، شور شرابہ، ہنگامہ
فائنل	:	آخری
طلائی تمغہ	:	سونے کا میڈل
مکمل	:	پورا
میجر	:	فوجی افسر
بھرتی	:	داخل ہونا، داخلہ
منیجر	:	منتظم، مہتمم
اولمپک	:	ہر چار سال بعد ایک مرتبہ ہونے والے کھیلوں کے عالمی مقابلے
اسٹک	:	ہاکی کھیلنے کی چھڑی
جانب	:	طرف
جرمن	:	جرمنی کا رہنے والا
حکام	:	حاکموں کی جمع، افسران
شہرت	:	مشہور ہونا
نام روشن ہونا	:	عزت حاصل کرنا، شہرت پانا
گولوں کا تانتا باندھ دیا	:	لگاتار کئی گول کیے

سوچیے اور بتائیے۔

1. ہاکی کھیلنے کے لیے کتنی جگہ چاہیے؟
2. قدیم زمانے میں ہاکی جیسا کھیل کہاں کہاں کھیلا جاتا تھا؟

3. فرانس میں کھیلے جانے والے کھیل کو کیا کہتے تھے؟
4. ہاکی کے ضابطے کس ملک میں بنائے گئے؟
5. آئس ہاکی کیا ہے اور کن کن ملکوں میں کھیلی جاتی ہے؟
6. ہاکی کی ٹیم میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟
7. دھیان چند کون تھے اور ان کی پیدائش کہاں ہوئی تھی؟
8. ہندوستانی ٹیم کے منیجر نے 'کرو یا مرو' کا نعرہ کیوں دیا؟
9. لوگوں کو دھیان چند کی اسٹک کے بارے میں کیا شک تھا؟
10. جرمنی کے تماشائیوں نے دھیان چند کو کیا نام دیا؟
11. ہندستان نے ہاکی میں پہلا طلائی تمغہ کس اولمپک مقابلے میں حاصل کیا تھا؟
12. دھیان چند کو 'ہاکی کا جادوگر' کیوں کہا جاتا ہے؟
13. دھیان چند نوجوان کھلاڑیوں کو کیا نصیحت کیا کرتے تھے؟

© NCERT not to be republished

خالی جگہ کو بھریے۔

1. ہاکی.............میں کھیلا جانے والا کھیل ہے۔
2. ہاکی کا کھیل فرانس میں ....کے نام سے شروع ہوا۔
3. انگلینڈ میں اس کھیل کے ....بنائے گئے۔
4. بند اسٹیڈیم میں بھی...........کھیلی جاتی ہے۔
5. 1928 میں ....کو فائنل میں ہرا کر ہاکی کا ....تمغہ حاصل کیا۔
6. پوری ٹیم کو.............ہو کر کھیلنا چاہیے۔

واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔

طریقہ　　صدیوں　　ضابطہ　　حکّام　　خدمت

بلند آواز سے پڑھیے۔

یونان	قبیلے	صدی	طلائی	تمغہ	عظیم	منیجر	لچک دار
مغرور	خدمت	باشندہ	شہرت				

پڑھیے اور سمجھیے۔

احمد نے ایک خط لکھا

یاسمین سنترے کھائے گی

پہلے جملے میں ''لکھا'' اور دوسرے جملے میں ''کھائے گی'' سے کام کا کرنا ظاہر ہوتا ہے یہ الفاظ ''فعل'' ہیں۔

احمد اور یاسمین الفاظ کام کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں جو لفظ کام کرنے والے کے لیے آتا ہے اسے ''فاعل'' کہتے ہیں۔ ان جملوں میں فعل اور فاعل کے علاوہ کچھ اور باتیں کہی گئی ہیں۔ پہلے جملے میں لکھنے کا اثر ''خط'' پر اور دوسرے جملے میں کھانے کا اثر ''سنترے'' پر ہوتا ہے۔ لفظ ''خط اور سنترے'' اسم ہیں۔ جس اسم پر فعل کا اثر ظاہر ہو اسے ''مفعول'' کہتے ہیں۔

غور کرنے والی بات

- کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ''کھیلوگے کودوگے ہوگے خراب، پڑھوگے لکھوگے بنوگے نواب'' اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بچّوں کو کھیلنا نہیں چاہیے۔ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کھیل کود میں حصہ لے کر جسمانی صحت کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے۔ شخصیت کی مکمل ترقی کے لیے پڑھنا، لکھنا اور کھیل دونوں لازم ہیں کیوں کہ صحت مند جسم ہی میں صحت مند دماغ ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished